تزک بابری

از

(جناب محمد رحیم صاحب دہلوی)

(۱۰)

باپ کا قلعہ چھن گیا اس وقت تک میرے چند طرفدار باپ کے قلعہ پر قبضہ جمائے بیٹھے تھے۔ انھیں امید تھی کہ میں پہنچوں گا۔ لیکن دشمنوں نے اس امید پر کہ خان واپس چلے جائیں گے باپ کا قلعہ زبردستی چھین لیا۔

مرے ماموں میرے دشمن سے مل گئے خان کے اخلاق واطوار سب اچھے تھے۔ لیکن سپاہ گری اور سرداری کی اہلیت نہ تھی۔ اس وقت ایک منزل بھی آگے بڑھ جاتے تو بے لڑے بھڑے ملک ہاتھ آجاتا۔ خان نے دشمنوں کی پُر فریب باتوں میں پھنس کر صلح کی بات چیت شروع کردی اور خواجہ ابوالمکارم اور بیگ تلبہ کو جو تنبل کا بڑا بھائی تھا اور ان دنوں خان کے ہاں دیوان خانے کا داروغہ تھا سفیر بنا کر بھیج دیا۔

دشمنوں نے اپنے بچاؤ کے لئے جھوٹی سچی باتیں بنائیں اور خان کو اور بیچ والوں کو رشوت دینی منظور کرلی۔ خان نے اُسے مان لیا اور وہ واپس چلے گئے۔

مرے ساتھی مجھے چھوڑ گئے جو امرار اور سپاہی میرے ساتھ تھے۔ ان میں سے زیادہ کے گھر بار اندجان میں تھے جب وہ اندجان حاصل کرنے سے مایوس ہو گئے تو چھوٹے بڑے اُمرار اور سپاہیوں میں سے تقریباً سات آٹھ سو آدمی مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

جو اُمرار گئے اُن میں علی درویش بیگ ۔ علی مزید توجین ۔ محمد باقر بیگ ۔ شیخ عبداللہ ایشک آغا اور سیرم لاغری شامل تھے۔

چند جان نثار | میرے ساتھ اچھے بُرے تقریباً دو سو سے زیادہ اور تین سو سے کم آدمی رہ گئے۔ ان میں قاسم بیگ توچین۔ ویس لاغری۔ ابراہیم ساردی منیکلیغ۔ شیرم طغائی اور سیدیم قرا[1]، امرا میں سے تھے اور اہل خدمت میں سے میر شاہ توچین۔ سید قاسم ایشک آغا جلائر۔ قاسم عجب۔ محمد دوست علی دوست طغائی، مبشر[2]۔ خدا بیردی نشان بردار[3] مغل۔ یارک طغائی۔ سلطان قلی۔ بابا قلی پیر ویس یار علی، بلال۔ قاسم داروغہ اصطبل اور حیدر رکاب دار رہ گئے۔

مری آنکھوں میں آنسو آ گئے | اس وقت مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ بے اختیار ہو گیا اور خوب رو دیا۔

میں خجند چلا گیا۔ میری والدہ، میری نانی، اور میرے ساتھیوں کے اہل و عیال کو میرے پاس خجند بھیج دیا گیا وہ رمضان کا مہینہ ہم نے وہیں گذارا۔

پھر سمرقند کی طرف | سلطان محمود خاں کے پاس ایلچی بھیجا۔ ان سے مدد مانگی پھر سمرقند چلا۔ خان نے اپنے بیٹے سلطان محمد خاں اور احمد بیگ کو پانچ چھ ہزار فوج سمیت سمرقند پر حملے کے لئے مقرر کیا۔ اور وہ خود بھی اورا تیپہ تک گیا۔ میں وہاں خان سے ملا۔ اور یار ایلاق کی راہ سے سمرقند چلا۔ سلطان محمد خاں اور احمد بیگ اس سے پہلے ہی دوسری راہ سے یار ایلاق پہنچ چکے تھے۔

میں بورکہ ایلاق کی طرف سے لشکر لے کر پہنچا جو یار ایلاق میں ایک بڑا شہر اور وہاں کے حاکم کی قیام گاہ ہے۔

ناکامی اور واپسی | سلطان محمد اور احمد بیگ نے خبر سنی کہ شیبانی خاں شیراز پہنچ گیا ہے اور اس نے شیراز اور شیراز کے آس پاس کے دیہات کو لوٹ لیا ہے۔ یہ سن کر وہ الٹے چلے گئے۔

مجبوراً میں بھی خجند واپس ہوا۔

تاشقند میں | سلطنت حاصل کرنے کا عزم ہوا اور ملک گیری کا دعویٰ ہو تو دو ایک دفعہ ناکام رہنے سے

---

[1] سیدیم قرابیگ [2] محمد علی مبشر [3] لشکر کا جھنڈا اٹھانے والا۔

[4] طغان شاہ، افراسیاب کی نسل میں ایک زبردست بادشاہ گذرا ہے۔ ممکن ہے طغائی اسی طغان شاہ سے منسوب ہو۔

دل کو مارا نہیں جاتا۔ اندجان لینے کا ارادہ تھا۔ اس لئے میں خان سے مدد لینے تاشقند گیا۔ شاہ بیگم[1] اور دوسرے عزیزوں سے ملے ہوئے سات آٹھ برس ہو چکے تھے اسی بہانے ان سے بھی ملاقات ہو گئی۔

نسوخ کی فتح | چند دن بعد خان نے مری مدد کے لئے سید محمد مرزا دوغلت، ایوب بیگ چک! اور جان حسین ناربن کو سات آٹھ سو فوج سمیت میرے ساتھ بھیجا۔

اس کمک کے ساتھ میں خجند پہنچا۔ اور فوراً ہی نسوخ پر حملہ کرنے چل دیا۔ جو خجند سے تیس میل دور ہے۔ کند بادام[2] کو بائیں طرف چھوڑا۔ اور راتوں رات راہ طے کر کے نسوخ جا پہنچا۔ اور سیڑھیاں لگا کر اچانک اس پر قبضہ کر لیا۔

لذیذ خربوزے | خربوزوں کا موسم تھا۔ نسوخ میں خربوزوں کی ایک خاص قسم ہوتی ہے۔ اس کو اسمٰعیل شیخی کہتے ہیں۔ اس کا چھلکا زرد کیمخت جیسا ہوتا ہے۔ اور بیج سیب کے بیجوں کے برابر ہوتے ہیں اور گودا چار انگل موٹا ہوتا ہے۔ یہ بڑا لذیذ ہوتا ہے۔ وہاں آس پاس ایسا خربوزہ کہیں نہیں ہوتا۔

نسوخ چھوڑنا پڑا | دوسرے دن مغل اُمراء نے عرض کیا۔ کہ ہمارے پاس تھوڑی سی فوج ہے۔ اس ایک قلعے کو فتح کر لینے سے کام نہیں چلے گا۔

ان کی بات سچ تھی وہاں ٹھہرنا اور قلعے کو مضبوط کرنا بے کار تھا۔ اس لئے ہم خجند چلے آئے۔

خسرو کا فریب | اسی سال خسرو شاہ نے بائسنغر مرزا کو ساتھ لے کر فوج کشی کی اور چغانیان پہنچ کر پُر فریب طریقے سے مسعود مرزا کے پاس ایلچی بھیجا۔ کہ آؤ ہم تم مل کر سمرقند پر حملہ کریں اور سمرقند ہاتھ آ جائے تو تم میں سے ایک مرزا سمرقند میں اور دوسرا حصار میں رہے

مسعود کے بددل اُمراء | سلطان مسعود مرزا کی فوج اور اُمراء سب اس سے بددل تھے۔

اس بدظنی کی وجہ یہ تھی کہ شیخ عبداللہ برلاس جب بائسنغر مرزا کے پاس سے سلطان مسعود مرزا کے ہاں گیا تو اس سبب سے کہ وہ مرزا کا خسر تھا۔ اس کی بڑی خاطر تواضع ہوئی۔ حصار چھوٹی سی ریاست تھی۔ پھر بھی اس کی تنخواہ میں ہزار روپے مقرر کی اور ختلان[3] کا تمام و کمال علاقہ اسے

---

[1] شاہ بیگم، شاہ سلطان محمد بادشاہ بدخشاں کی لڑکی تھی اور بابر کی سوتیلی نانی تھی [2] کند ترکی میں گاؤں کو کہتے ہیں [3] ہزار تومان [3] اس کو ختل اور ختلی بھی کہتے ہیں۔ یہ بدخشاں میں ایک شہر ہے۔ وہاں کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔

دے دیا۔

ختلان، سلطان مسعود مرزا کے بہت سے امرا اور ملازموں کو ان کی جاگیر اور تنخواہ میں دیا جا چکا تھا۔ عبداللہ نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کے دونوں بیٹے مسعود مرزا کی سرکار میں مالک و مختار بن گئے۔

لوگ جو بددل ہو گئے تھے وہ بھاگ بھاگ کر بایسنغر مرزا کے پاس جانے لگے۔

خسرو نے حصار چھین لیا | خسرو شاہ اور بایسنغر مرزا نے سلطان مسعود مرزا کو پُر فریب باتیں کر کے غافل کر دیا اور یکایک چغانیان سے چل کر حصار پر حملہ کر دیا۔ اور علی الصبح اُسے چھین لیا۔

مسعود نے بھاگ کر جان بچائی | سلطان مسعود مرزا شہر کے باہر لیکن اُس کے قریب ہی ایک محل میں تھا۔ اس محل کو اس کے باپ نے بنایا تھا۔ اور اس کا نام دولت سرا ہے۔ مرزا وہاں سے قلعے میں نہ پہنچ سکا۔ شیخ عبداللہ برلاس کے ساتھ ختلان کی طرف بھاگا۔ لیکن راستے میں شیخ عبداللہ برلاس سے بچھڑ گیا اور ایواج[1] کی طرف سے ہوتا ہوا سلطان حسین مرزا کے پاس چلا گیا۔

خسرو کی بندر بانٹ | حصار فتح کرتے ہی خسرو شاہ نے بایسنغر مرزا کو حصار میں رکھا اور ختلان اپنے چھوٹے بھائی ولی کو دے دیا۔

بلخ پر خسرو کا حملہ | چند دن بعد خسرو شاہ بلخ[2] لینے چلا۔

پہلے اپنے ایک سردار نظر بہادر کو تین چار ہزار فوج کے ساتھ بلخ کی طرف روانہ کیا پھر چند روز بعد بایسنغر مرزا کو لے کر خود بھی پہنچ گیا۔ اور بلخ کو گھیر لیا۔

بلخ میں ابراہیم حسین مرزا اور سلطان حسین مرزا کے اکثر امرا موجود تھے۔

شیرغان پر حملے کا ارادہ | خسرو شاہ نے اپنے چھوٹے بھائی ولی کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ شیرغان[3] پر حملہ کرنے اور اس کے آس پاس کے علاقے کو تباہ و برباد کرنے بھیجا۔ ولی گیا لیکن قریب پہنچ جانے کے باوجود شیرغان پر حملہ نہ کر سکا۔

[1] یوباج، آمو دریا پر قبادین کے اوپر وہاں کا مشہور راستہ ہے [2] خراسان کا ایک شہر ہے [3] شیرغان، بلخ کا مغربی علاقہ ہے

چول زردک میں لوٹ مار | اس کے ساتھ جو لوگ تھے۔ اُن کو چول زردک میں بسنے والی قوموں کو لوٹنے مارنے کے لئے بھیجا۔ انھوں نے چوک زردک میں لوٹ مار کی۔ تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ بکریاں اور تین ہزار اونٹ ان کے ہاتھ لگے۔

ولی کا ایک اور حملہ | وہاں سے ولی نے سان[1] اور جاریک کے مقام کو جا کر لوٹا۔ اور برباد کر دیا۔ جن لوگوں نے پہاڑوں میں پناہ لی تھی۔ انھیں پکڑ لیا۔ اور بلخ میں اپنے بھائی کے پاس لے گیا۔

نظر بہادر کی موت | خسرو شاہ جس زمانے میں بلخ کو گھیرے پڑا تھا اس نے ایک دن اپنے سردار نظر بہادر کو جس کا ذکر اوپر ہوا ہے بلخ کے آس پاس کی نہریں توڑنے اور ان کا پانی خراب کرنے بھیجا۔

سلطان حسین مرزا کا ایک سردار تنگیبردی بیروی سمان جی تھا۔ وہ ستر اسّی آدمیوں کے ساتھ اندر سے نکلا اور نظر بہادر سے مقابلہ کر کے اسے زیر کر لیا۔ اور اس کا سر کاٹ کر قلعے میں لے گیا

حقیقت یہ ہے کہ اس نے بڑی بہادری کی اور نمایاں کام انجام دیا۔

سلطان حسین، ذوالنون کے مقابلے پر | اسی برس سلطان حسین مرزا نے ذوالنون ارغون اور اس کے بیٹے شاہ شجاع پر حملہ کیا۔

ذوالنون نے اپنی لڑکی بدیع الزماں مرزا کو دے دی تھی۔ اور دونوں باپ بیٹے مرزا کے ملازم ہو کر باغی ہو گئے تھے۔

سلطان حسین مرزا قلعہ بست[2] پر جا اُترا۔ اس وقت مرزا کے لشکر میں اناج کا قحط پڑ گیا۔ بھوک سے تنگ آ کر لشکر والے وہاں سے بھاگنے پر تل گئے۔ مگر قلعے کے داروغہ نے قلعہ حوالے کر دیا۔

قلعے میں جو اناج تھا وہ اسے لے کر خراسان چلے گئے۔

بیٹے پر باپ کا حملہ | سلطان حسین مرزا زبردست بادشاہ تھا۔ اس کے پاس ساز و سامان بھی بہت تھا۔ پھر بھی کئی دفعہ قندز، حصار اور قندھار پر چڑھائی کر کے اور بغیر ان پر فتح حاصل کئے وہ اُلٹا

---

[1] فارسی نسخوں میں توسان اور جارک لکھا ہے [2] بست کا قلعہ ہلمند کے بائیں کنارہ پر زمین داور کے نیچے کی طرف واقع ہے۔

چلا گیا۔ اس لئے اس کے بیٹے اور اُمرار دلیر ہو گئے اور سرکشی کرتے لگے۔

سلطان حسین مرزا نے اپنے بیٹے محمد حسین مرزا کی بغاوت دبانی چاہی۔ وہ استرآباد کا حاکم تھا۔ اور وہاں باغی ہو گیا تھا۔ محمد ولی بیگ کے تحت ایک زبردست لشکر بمع چند امرار کے حملے کے لئے بھیجا۔ اور خود النگ نشین[1] کے مقام پر ٹھہرا۔

باپ بیٹے کا حملہ اس موقع پر بدیع الزماں مرزا اور ذوالنون کا بیٹا شاہ بیگ فوج کشی کر کے سلطان حسین مرزا کی بے خبری میں دفعتًا اس کے سر پر جا دھمکے۔

سلطان حسین کو مدد پہنچ گئی حسنِ اتفاق سے اسی روز سلطان مسعود مرزا پہنچ گیا جو حصار کھو کر سلطان حسین مرزا کے پاس جا رہا تھا۔ اور اسی دن وہ لشکر بھی واپس آ گیا جو استرآباد گیا تھا۔ اس لئے بدیع الزماں مرزا اور شاہ بیگ سامنا ہوتے ہی بے لڑے بھڑے بھاگ گئے۔

سلطان حسین نے مسعود کو نوازا سلطان حسین مرزا، سلطان مسعود مرزا سے اچھی طرح ملا اور اس کو اپنی بیٹی سے منسوب کرنے کی عزت بخشی[2] اور بہت زیادہ لطف عنایت کا برتاؤ کیا۔

باقی نے بہکایا باقی چغانیاں خسرو شاہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور اس سے پہلے سلطان حسین مرزا کا نوکر تھا۔ اس کے بہکانے سے مسعود مرزا خراسان نہ ٹھہرا۔ بہانہ بنا کر نکل گیا۔ اور سلطان حسین مرزا سے بے رخصت ہوئے خسرو شاہ کے پاس چلا گیا۔

خسرو کو بادشاہ بنانے کی سازش خسرو شاہ نے بائسنغر مرزا کو حصار سے بلا لیا تھا۔

ان ہی دنوں الغ بیگ[3] مرزا کا بیٹا میراں شاہ مرزا باپ سے باغی ہو کر ہزارہ چلا گیا۔ اور اپنی بے اعتدالیوں کی بدولت وہاں بھی نہ ٹھیر سکا۔ اور خسرو شاہ کے پاس چلا گیا۔

---

[1] یہ مقام ہرات کے قریب ہے۔ [2] سلطان حسین کی اس لڑکی کا نام کیچک بیگم تھا۔ وہ پاینده سلطان بیگم کے بطن سے تھی۔ مسعود کیچک پر فریفتہ تھا۔ وہ اس سے منسوب ہوئی۔ لیکن شادی نہ ہو سکی۔ دلھن کی ماں کی مرضی نہ تھی۔ مسعود نے بہت کوشش کی۔ لیکن اس نے اپنی لڑکی دینے سے انکار کر دیا۔ مسٹر جان لیڈی نے لکھا ہے کہ شادی ہو گئی۔ لیکن وہ منگنی کو شادی سمجھا۔ انھیں سخت غلط فہمی ہوئی۔ اس لڑکی کی شادی ملا خواجہ سے ہوئی جو سید عطا کی نسل میں سے تھا۔ [3] الغ بیگ مرزا، سلطان عمر شیخ مرزا کے بھائیوں میں سے تھا۔ اور کابل کا بادشاہ تھا۔

بعض بے عقل لوگوں کا ارادہ تھا کہ تینوں شہزادوں کو قتل کر کے خسرو شاہ کو بادشاہ بنا دیں لیکن پھر اس حرکت کو مصلحت کے خلاف سمجھا۔

مسعود کو اندھا کردیا لیکن سلطان مسعود مرزا کو جسے خسرو شاہ نے بچہ سا پالا تھا۔ اور جس کا وہ استاد تھا اس نمک حرام نے نشتر سے اندھا کرا دیا۔ اس چند روزہ دنیا کے لئے جس نے نہ اس کے ساتھ وفا کی اور نہ کسی اور کے ساتھ وفا کرے گی۔

اندھے مسعود کا فرار مسعود مرزا کے چند دودھ شریک بھائی، عزیز اور رفیق اسے کیش لے گئے تاکہ سلطان علی مرزا کے پاس سمرقند لے جائیں لیکن کیش والے بھی اس کے قتل کے درپے ہوئے اس لئے وہ کیش سے بھاگ کر چارجوئی کے راستے سے سلطان حسین مرزا کے پاس چلے گئے۔ع

خسرو پر لعنت حقیقت یہ ہے کہ جو آدمی ایسی بری حرکت کرے اور ایسے جرم کا مرتکب ہو۔ اس پر قیامت تک لعنت برستی رہے گی۔

جو آدمی خسرو شاہ کے ایسے افعال سنے گا۔ اس پر لعنت ہی بھیجے گا۔ اور جس آدمی کو ان فعلوں پر لعنت کرتے ہوئے نہ سنے گا اس کو بھی لعنت کا حق دار جانے گا۔

خسرو کی بادشاہ سازی اس نازیبا حرکت کے بعد بائستغر مرزا کو بادشاہ بنایا اور حصار بھیج دیا۔ میران شاہ مرزا کو بامیاں بھیجا اور مددگار کے طور پر سید کامل کو ساتھ کیا۔

ع مسعود کے اندھا ہونے کے بعد سلطان حسین مرزا نے اپنی ایک اور بیٹی بیگم سلطان کو اس کے نکاح میں دیا۔ بیگم سلطان پاپا آغاچہ کے بطن سے تھی۔ جب ازبکوں نے مسعود کو قتل کر دیا تو بیگم سلطان بیت اللہ چلی گئی۔ اس کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی تھی۔ لڑکی کو سلطان حسین مرزا کی ایک لونڈی ایاق بیگم نے پالا تھا۔ بعد میں ایاق مرزا سے اس کی شادی ہوئی۔ لڑکا اپنی والدہ کے ساتھ مکہ معظمہ میں رہتا

رہنمائے قرآن

اسلام اور پیغمبر اسلام صلعم کے پیغام کی صداقت کو سمجھنے کے لئے اپنے انداز کی یہ بالکل جدید کتاب ہے جو خاص طور پر غیر مسلم یورپین اور انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کے لئے لکھی گئی ہے۔

جدید ایڈیشن۔ قیمت ایک روپیہ